رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵؎ — ششماہی ۸؎ — سہ ماہی ۴؎ — ماہانہ ۱؎

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸؎

جلد ۲۴	۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۱ اگست ۱۹۳۶ء	نمبر ۴۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام اس وقت موسٰی کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے

"میں بار بار کہتا ہوں۔ اور بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے۔ اُن کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔ ہرگز ممکن نہیں۔ اے نادانو تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے اور مُردار کھانے میں کیا لذت آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسٰی کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔" (انجام آتھم)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ اگست۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

افسوس میاں نذیر احمد صاحب مرحوم لاہوری کی لڑکی اور میاں معراج الدین صاحب عمر کی پوتی زچگی کی حالت میں ۱۸ اگست فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اس قسم کے حادثات کی وجہ سے روز بروز یہ ضرورت زیادہ شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ عورتوں کے پیچیدہ عوارض کے علاج کا قادیان میں مکمل انتظام کیا جائے۔

مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ کلکتہ سے چند دنوں کی رخصت پر تشریف لائے ہیں۔

گیانی واحد حسین صاحب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ذکر و فکر

اہم ایمانی و اعتقادی اصطلاحات کے صحیح معنی بتایئے

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

ہر مذہب کی کئی اصطلاحیں ایسی ہوتی ہیں جن کو بچہ بچہ جانتا ہے۔ لیکن معنے پوچھو تو بڑے بڑے آدمی بھی خاموش رہ جاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں کچھ مفہوم تو ہوتا ہے مگر وہ اُسے ادا نہیں کر سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف بعض دفعہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ بلکہ غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی لوگ نہایت اہم ایمانی اور اعتقادی اصطلاحات کے پورے اور اصلی معنی نہ جاننے کی وجہ سے بسا اوقات خوفناک غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً میں نے کئی دفعہ لوگوں سے دُعاء کی تعریف پوچھی ہے۔ تو اکثر نے صحیح جواب نہیں دیا۔ توحید۔ عبادت۔ استقامت نیکی۔ گناہ۔ توبہ وغیرہ الفاظ کے معنے کسی سے دریافت کریں۔ تو آپ حیران ہو جائیں اور تعجب کریں۔ کہ یہ کیسے مسلمان ہیں۔ جو اسلام کے بنیادی عقائد کے الفاظ کے معانی اور مطالب تک سے ناواقف ہیں! بجائے اس کے کہ ایسی اصطلاحات کے معنے مَیں خود اس مضمون میں بیان کروں۔ یہ بہتر ہوگا۔ کہ مَیں اپنے نوجوانوں سے ان کے صحیح معنے پوچھوں۔ اور جس کا جواب سب سے زیادہ صحیح ہو۔ اس کی خدمت میں کچھ انعام پیش کروں۔ ہر دوست اس مقابلہ میں شامل ہو سکتا ہے۔ اور جن دوستوں کے جواب اس اخبار کی تاریخ اشاعت سے ۱۰ دن کے اندر مجھے پہونچ جائینگے۔ پھر ان میں سے جس کا جواب سب سے زیادہ صحیح اور عمدہ اور مختصر الفاظ میں ہوگا۔ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ۵ کتابیں بطور انعام پیش کی جائیں گی۔ اصطلاحات حسب ذیل ہیں۔

دُعا۔ توبہ۔ نیکی۔ گناہ۔ عبادت۔ توحید۔ تقویٰ۔

اور شرائط یہ ہیں:- (۱) جواب لکھنے والا یہ لکھے۔ کہ میں نے یہ معنے کسی دوسرے انسان سے پوچھکر نہیں لکھے۔ ہاں کتاب کی اجازت ہے۔

(۲) یہ کہ وہ احمدی ہے۔ اس کے لئے اپنے نام کے آگے صرف احمدی لکھنا کافی ہوگا

(۳) ہر اصطلاح کو لکھکر اس کے آگے ۲۔۳ سطر سے زیادہ میں اس کا مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔ تفسیروں اور تمثیلوں کی ضرورت نہیں۔ سادہ الفاظ اور آسانی سے سمجھ میں آجانے والی عبارت میں جواب دیا جائے۔

صحت نامہ "تذکرہ" منگالیں

کتاب تذکرہ طبع اول کے چھپنے میں بعض غلطیاں رہ گئی تھیں۔ ان غلطیوں کی درستی کے لئے ایک دو ورقہ صحت نامہ طیار کرایا گیا ہے۔ جن دوستوں نے کتاب تذکرہ خریدی ہو۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ایک آنے کا ٹکٹ بکڈپو تالیف واشاعت قادیان کے نام بھیج کر صحت نامہ منگوالیں۔ صحت نامے کی کوئی قیمت نہیں رکھی گئی۔ ایک آنے کا ٹکٹ صرف خرچ ڈاک اور لفافہ کی قیمت کے معاوضہ میں مقرر کیا گیا ہے۔ (ناظر تالیف وتصنیف۔ قادیان)

درخواست دُعا مکرم محمد احمد خانصاحب داماد مولانا عبدالرحیم صاحب نیر عرصہ دو تین ماہ سے بعارضہ عرق مدنی جسے رشتہ اور ناروبھی کہا جاتا ہے بیمار ہیں اور احباب سے دردمندانہ درخواست دعا کرتے ہیں ان کا عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب خصوصیت سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۸، ۱۹ اگست ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	پتہ	نمبر	نام	پتہ
۱	ڈاکٹر سلطان احمد صاحب	ضلع سیالکوٹ	۶	منظور بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۲	سلطانہ رضیہ بیگم صاحبہ	" جہلم	۷	مارہ جامین صاحب	سماٹرا
۳	تبارک النساء اختر صاحبہ	" "	۸	لمس الدین صاحب	"
۴	ریاض احمد صاحب	" "	۹	اینچ سربین صاحب	جاوا
۵	ایک خاتون	" "	۱۰	اہلیہ " "	"

دو ۲ مخلص احمدی خواتین کا افسوسناک انتقال

(۱) ہمیں یہ معلوم کرکے بے حد افسوس ہوا۔ کہ میاں ناصر علی صاحب احمدی جھنگ کی اہلیہ صاحبہ جو خان بہادر میاں غلام رسول صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ اپنے پیچھے پانچ دن کا بچہ چھوڑ کر ۱۲ اگست کو مالک حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت مخلص اور قابل احمدی خاتون تھیں۔ اور اپنے خاندان کو مربوط رکھنے کی نہایت اہم کڑی۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب خان بہادر صاحب موصوف اور میاں ناصر علی صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقامات عطا فرمائے۔ اور اس کی یادگار بچہ کو لمبی عمر عطا کرے۔ اور دین کا خادم بنائے۔

(۲) دوسرا افسوسناک حادثہ جناب ملک مبارک علی صاحب سوداگر چوب لاہور کی اہلیہ صاحبہ کی وفات کا ہے۔ جن کا ۱۷ اگست کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ میاں قطب الدین صاحب امرتسری کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے سابقون الاولون صحابہ میں سے تھے۔ صاحبزادی تھیں۔ اور بہت مخلص تھیں۔ قریبًا ہر جلسہ سالانہ میں شامل ہوتی تھیں۔ احباب کرام دعائے مغفرت کریں۔ ہم جناب ملک صاحب سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو صبر دے۔ اور انکی مشکلات کو آسان کرے۔

خلیل الرحمٰن ابن حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی گرفتاری

قادیان ۱۹ اگست۔ کل ۱۸ اگست تقریبًا ساڑھے پانچ بجے خلیل الرحمٰن ابن مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کو جسے احرار نے قادیان میں شورش انگیزی کے لئے بھیج رکھا تھا۔ اور جو جمعہ کے دن جماعت احمدیہ کے خلاف سخت دل آزار تقریر کرنے کے علاوہ حکومت کے خلاف بھی نہایت درشت الفاظ میں نفرت و حقارت پھیلاتا رہتا تھا۔ زیر دفعہ ۱۲۴۔ الف گرفتار کر لیا گیا۔ اور اسی دن شام کو گورداسپور پہنچا دیا گیا۔ سُنا گیا ہے۔ کہ گزشتہ جمعہ کو اس نے گورنمنٹ کے خلاف قابل گرفت تقریر کی تھی۔ جس کے باعث گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

احرار کے متعلق حکام کا جانبدارانہ رویہ

جب سے احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ اس وقت سے نہ صرف یہ کہ قادیان میں تعینات ہونے والے سرکاری ملازمین میں سے کسی احمدی کا یہاں بھیجا جانا گوارا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ دو تین سرکاری ملازم جو سٹیشن اور ڈاک خانہ میں عرصہ سے کام کر رہے تھے۔ احرار کے مطالبہ پر ان کو بھی تبدیل کر دیا گیا۔ اس سے بھی بڑھ کر احرار کی یہاں تک ناز برداری کی گئی۔ اور ابھی تک کی جا رہی ہے۔ کہ اگر کسی غیر احمدی سرکاری ملازم کے خلاف بھی وہ شور مچائیں۔ اور اس کے تبادلہ کا مطالبہ کریں۔ تو فوراً ان کی خواہش پوری کر دی جاتی ہے۔ اس کی مثال میں ہم منشی عزیز الدین صاحب پٹواری کا معاملہ پیش کرتے ہیں۔ جو کہ احمدی نہیں ہے۔

پچھلے دنوں جب احرار نے غلط الزامات لگا کر اس کی سخت تحقیر و تذلیل کرتے ہوئے اس کے فوراً تبادلہ کا مطالبہ کیا۔ تو جھٹ ان کے آگے سر تسلیم خم کر دیا گیا۔ اور مارچ ۳۶ء میں پٹواری مذکور کو قادیان سے بدل کر گھر سے دور جا ڈالا۔ پھر جب حکام بالا کو اس کی حالت زار پر رحم آیا۔ تو اسے جون ۳۶ء میں واپس اپنے گھر بھیج دیا گیا۔ یہ بات احرار کو اور بھی زیادہ ناگوار گزری۔ چنانچہ پٹواری مذکور ہم ۲ رجون کو واپس پہونچا تھا۔ کہ ۲۶ - جون کو ایک احراری بشیر احمد پسروری نے قادیان کی مسجد ارائیاں میں جہاں جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریر کی۔ وہاں پٹواری مذکور کے متعلق بھی کہا۔ کہ اس کو یہاں سے تبدیل کر دیا جائے۔ اور اس کو یہاں نہ رکھا جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ اس وقت جو سرکاری رپورٹر یہاں بیٹھے ہیں وہ لکھ لیں۔ اور نوٹ کر کے اعلےٰ حکام کو اطلاع دے دیں۔ کہ اگر اس پٹواری کو نہ بدلا گیا۔ تو اس کے نتائج اچھے نہ ہوں گے۔

چنانچہ ایک آوارہ گرد احراری کے حرف یہ کہنے کا اتنا اثر ہوا۔ کہ متعلقہ حکام نے اس کے حکم کی فوری تعمیل کی۔ اور پٹواری مذکور کو دوبارہ ۱۳ جولائی کو قادیان سے بدل دیا۔ جبکہ اسے واپس آئے ابھی ایک مہینہ بھی نہ گزرا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حکام کو احرار نوازی کا اتنا خیال ہے۔ کہ کسی احمدی سرکاری ملازم کا قادیان یا اس کے قریب رہنا تو الگ رہا۔ جس غیر احمدی سرکاری ملازم کو احرار تبدیل کرانا چاہیں۔ اس کے خلاف وہ اگر کسی بے حقیقت احراری کے ذریعہ بھی مطالبہ کریں۔ تو حکام فوراً اسے منظور کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے ذمہ وار سے ذمہ وار کارکن بھی جس افسر کے تبادلہ کا مطالبہ کریں۔ اس کے جانبدارانہ رویہ کے ثبوت میں واقعات اور شواہد پیش کر کے مطالبہ کریں۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ تمہاری شکایات پر کبھی نہیں بدلا جائے گا۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ذمہ وار حکام کا رویہ احرار کے متعلق کیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق کیا۔ شروع سے ایسے ملازمین پولیس قادیان میں بھیجے جا رہے ہیں۔ جو مذہبی طور پر احرار سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور کھلم کھلا ان کی جانبداری کرتے ہیں۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن اسی پولیس میں ایک آدھ دفعہ جب کوئی احمدی ملازم آ گیا۔ تو شور مچ گیا۔ اور احرار کی طرف سے اشارہ ہوتے ہی اور بعض اوقات خود بخود ہی اسے تبدیل کر دیا گیا۔

پچھلے دنوں پولیس کے دو ملازمین کے متعلق احرار نے جب یہ شور مچا دیا۔ کہ وہ احمدی ہو گئے ہیں۔ تو حکام نے ان سے اس لئے جواب طلبیاں شروع کر دیا۔ کہ ان کے ہم نام اشخاص کے بیعت کرنے کا "الفضل" میں اعلان ہوا تھا۔ اور اس وقت تک ان کی مخلصی نہ ہوئی۔ جب تک "الفضل" میں یہ اعلان نہ شائع کر دیا گیا کہ ان کے نام بیعت کرنے والوں میں نہیں چھپے۔ بلکہ بیعت کرنے والے اور تھے اور اس کے ثبوت میں ہم نے بیعت کرنے والوں کے مفصل پتے درج کر دیئے۔

حکام کا یہی جانبدارانہ رویہ ہے۔ جس کے متعلق ہمیں شروع سے شکوہ رہا ہے اور اب بھی ہے کیونکہ ابھی تک اس رویہ میں تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

ایڈیٹر "ہلال" بمبئی کی چیخ و پکار

پچھلے دنوں بمبئی کے ایک خاص حلقہ میں جب احمدیوں کے خلاف شورش پیدا ہوئی۔ اور فتنہ پرداز لوگوں نے احمدیوں کو نقصان پہونچانے اور دکھ دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ حتےٰ کہ انسانیت اور شرافت کو کچل کر رکھ دیا۔ تو اس میں سب سے زیادہ حصہ بمبئی کے اخبار "ہلال" نے لیا اس نے نہ صرف پے در پے نہایت اشتعال انگیز مضامین احمدیت کے خلاف لکھے۔ اور غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں کے ذریعہ جہال کو مشتعل کرنے کی لگاتار کوشش کی۔ بلکہ بمبئی میں رہنے والے تمام احمدیوں کے ناموں کی معہ پتوں کے فہرست شائع کی۔ اور ساتھ ہی لکھا کہ ان کی تصاویر بھی شائع کی جائیں گی غرض اس سے یہ تھی۔ کہ جاہل لوگوں کو احمدیوں سے روشناس کرا کر ان پر حملے کرائے جائیں۔ اور بمبئی میں ان کا رہنا ناممکن بنا دیا جائے۔ چنانچہ بمبئی میں راہ چلتے احمدیوں کو بلا وجہ فحش گالیاں دی جاتیں۔ مارا پیٹا جاتا محنت مزدوری کرنے سے روکا جاتا کاروبار کو نقصان پہونچایا جاتا۔ آخر "ہلال" کے ایڈیٹر علی بہادر خان کا اٹھایا ہوا یہ فتنہ اتنا بڑھا۔ کہ حکومت بمبئی کو اس کے انسداد کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور اس نے نہایت دانشمندی سے فتنہ کی اصل جڑ تک پہونچکر "ہلال" سے ضمانت طلب کر لی۔ "ہلال" اگرچہ "جدید عقاب" کے بے ہنگم سے نام سے اب بھی نکلتا ہے مگر اب وہ احمدیت کے خلاف کبھی کبھی اِدھر اُدھر کی جھوٹی خبریں شائع کرنے کے سوا کچھ نہیں کرتا۔ یہ اگر ایڈیٹر "ہلال" کی دل کی تبدیلی کا نتیجہ ہوتا۔ تو اور بات تھی۔ لیکن یہ تو ضمانت کے خوف کا نتیجہ ہے ورنہ ایڈیٹر صاحب "ہلال" تو اب بھی احمدیوں کو جانی اور مالی نقصان پہونچانے کے لئے عوام کو اشتعال دلانے کے لئے تیار ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں۔ کہ احمدیوں کو بمبئی میں چین نہ لینے دیں مگر پھر بھی احمدیوں کے متعلق اس قسم کے نہ صرف بد ارادے رکھنے والے بلکہ ان بد ارادوں کو عمل میں لانے کی پوری کوشش کرنے والے کی اسی بمبئی میں جو گت بن رہی ہے۔ وہ نہایت ہی عبرتناک ہے اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ اپنی طاقت اور اپنے جتھے کے زعم میں خدا تعالےٰ کے کمزور اور قلیل التعداد بندوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے والا اسی دنیا میں کچھ نہ کچھ خمیازہ بھگت لیتا ہے۔ اس کے متعلق ایڈیٹر "ہلال" کی چیخ و پکار دوسری جگہ درج کر دی گئی ہے ناظرین ملاحظہ کریں اور قدرت خداوندی کا جلوہ دیکھیں کہ وہ شخص جو احمدیوں کے لئے مصیبت جان بنا ہوا تھا۔ اب انہی لوگوں کے ہاتھوں جنہیں احمدیوں کے خلاف بھڑکاتا تھا۔ کس طرح مصیبت میں پڑا ہے۔

احمدیت کے جاں نثار فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نگاہ میں!

جماعت احمدیہ کے مخلصین کی طہارت باطنی پر مولوی ثناء اللہ صاحب کا ناپاک حملہ

(۱)

مولوی ثناء اللہ صاحب علماء سوء کی حمایت میں

دور حاضرہ کے علماء کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی مشہور تصنیف "تذکرہ" میں جس بے لاگ رائے کا اظہار کیا۔ اس کا "الفضل" (۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء) میں شائع ہونا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری غالباً اس وجہ سے کہ وہ بھی انہی "علماء" کے زمرہ میں اپنے آپ کو شمار کرتے ہیں۔ تڑپ اُٹھے۔ اور انہوں نے "الفضل" کے مضمون پر "بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا" کی پھبتی اڑاتے ہوئے ؎

چوں بخلوت میروند آں کارِ دیگر مے کنند

کے مصداق علماء سوء کی حمایت میں قلم اٹھایا۔ اور اپنے اخبار اہلحدیث میں بعنوان "مولانا ابوالکلام اور قادیان" ایک بے سروپا مضمون لکھتے ہوئے بیان کیا۔ کہ قادیانیوں کا مقصد اس ذکر سے یہ ہے۔ کہ سب برائی مخالفین مرزا پر چسپاں کریں۔ مگر یہ خیال ان کا بے دلیل ہے۔" (۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء)

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب ہم نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں مولانا آزاد کی متعدد تحریرات پیش کر دی ہیں۔ تو پھر بھی ہمارا دعویٰ "بے دلیل" کیونکر رہا۔ اور ہمارے ثابت شدہ دعویٰ نے ان کے نزدیک محض "خیال" کی شکل کیوں اختیار کر لی۔ کیا ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ مولانا آزاد خواہ کس قدر کھلے الفاظ میں علماء کے خلاف کوئی بات کہیں۔ وہ "بے دلیل" ہی ہوا کرتی ہے۔ یا اس سے یہ سمجھا جائے کہ وہ "دعویٰ" اور "خیال" میں فرق کرنے کی اہلیت بھی کھو بیٹھے ہیں۔

ایک ضروری سوال

مگر ان امور کا فیصلہ چونکہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب ہی بہتر طریق پر کر سکتے ہیں اسلئے ہم ان سے قطع نظر کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب سے ایک سوال کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ مرقع ماہ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۳ میں انہوں نے لکھا ہے "بے شرم اور بے حیا کون ہے۔ وہی بے حیا ہے۔ جو اپنی تحریر کے آپ خلاف کہے" یہ فقرہ اگر انہیں یاد ہو۔ اور اگر یاد نہ ہو تو اپنے "مرقع" کو دیکھ لیں اور پھر بتائیں کہ اگر وہ شخص بے شرم اور بے حیا ہوتا ہے۔ جو اپنی تحریرات کے آپ خلاف کہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ آج سے چند سال پہلے تو وہ موجودہ زمانہ کے "علماء سوء" کے خلاف بڑے شد و مد سے لکھتے رہے ہیں۔ بلکہ خود فرقہ اہلحدیث کی بے راہ روی اور بے دینی پر ماتم کناں تھے۔ اور آج وہ محض اتنی سی بات پر شکوہ سنج ہو گئے۔ کہ ہم نے مولانا آزاد کی رائے علماء سوء کے خلاف کیوں درج کر دی۔

تلوّن مزاجی

علماء سوء کی حمایت کا جذبہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں پیدا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ؎

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز

لیکن ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہم ان سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا وجہ ہے۔ وہ آج سے کچھ عرصہ پہلے تو ؎

مولوی اب طالب دنیائے جیفہ ہو گئے
وارث علم پیمبر کا پتہ لگتا نہیں

(اہلحدیث ۱۳ مئی ۱۹۱۲ء)

یا اسی قسم کی اور بیسیوں باتیں شائع کرتے رہے مگر آج وہ ان امور کو "بے دلیل" قرار دے رہے ہیں۔ اس تلوّن مزاجی اور اختلاف کا کیا سبب ہے۔ کیا وہی جس کا معزز معاصر "مشرق" گورکھپور نے ان الفاظ میں ذکر کیا تھا۔ کہ "مولانا نے طبیعت اور مزاج ایسا ہی پایا ہے گھڑی میں کچھ۔ گھڑی میں کچھ۔" (۲۹ مارچ ۱۹۲۳ء) یا کچھ اور۔

موجودہ زمانہ کی افسوسناک حالت پر "اہلحدیث" کا نوحہ

ممکن ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ذہن سے اپنے اخبار میں شائع شدہ مضامین اس وقت اتر چکے ہوں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے سامنے ان کے اپنے اخبارات کی تحریرات میں سے چند بطور نمونہ پیش کر دی جائیں۔ جن میں وہی کچھ بیان کیا گیا ہے۔ جو مولانا آزاد نے لکھا۔

اہلحدیث ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے "نام کے بنی اسرائیل تو آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ اور صفحۂ دنیا سے نام غلط کی طرح مٹ گئے۔ مگر کام کے بنی اسرائیل اب بھی موجود و ترقی پذیر ہیں۔ ہم نے سجادہ نشینی کا فخر حاصل کیا۔ اور عنانِ اسرائیلی ہاتھ میں لے لی۔ اور اپنا گھوڑا گھوڑ دوڑ میں بنی اسرائیل سے بھی آگے بڑھا دیا۔ صادق اور مصدوق فداہ ابی وامی رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل ہماری اس شہسواری اور گوئے سبقت کی پیشین گوئی کی۔ ان الفاظ میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ یقیناً میری امت سے بھی لوگ ہوبہو بنی اسرائیل کی طرح افعالِ بد میں منہمک ہونگے۔ حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ماں سے زنا کرنے والے افراد موجود ہونگے۔ واقعہ یہ ہے کہ آج ہم مدعی اہلحدیث بھی حذو النعل بالنعل بنی اسرائیل کی طرح ہر معاملہ میں مصلحت و دور اندیشی۔ ضرورتِ وقتی و پالیسی۔ زر پرستی۔ کاسہ لیسی۔ خوشامد و چاپلوسی وغیرہ کو معبودِ برحق سمجھکر اسی کی پوجا کرنے لگے۔"

اہلحدیث ۱۴ مارچ ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے۔ کہ "ہم کیا ہیں۔ ہم وہ ہیں۔ کہ ہمارے قوٰی سلب ہو چکے۔ بہادری ختم ہو چکی۔ اعضاء کمزور ہو چکے۔ حقانی تڑپ ہمارے دلوں سے معدوم ہو چکی۔ بلکہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ تمام اعضاء مر چکے۔ فقط ایک دہن اور اس میں زبان باقی ہے۔"

اہلحدیث ۴ اپریل ۱۹۳۲ء میں لکھا:-

"بھائیو! ہمارے زبانی دعوے تو اس قدر وسیع ہوتے ہیں۔ کہ سننے والا دنگ رہ جاتا ہے۔ مگر عملی رنگ میں نہ کوئی ہمارا نظام نہ کوئی ہمارا کام اور نہ ہمارے کوئی مبلغ ہیں۔ اگر ہے تو صرف زبانی جمع خرچ دگر ہیچ۔ برادران ذرا انصاف سے کہیئے۔ ایسی حالت میں اہلحدیث جماعت زندہ ہے یا مُردہ۔۔۔۔۔۔ اگر یہ کہا جاتے کہ ہندوستان اور پنجاب میں اہلحدیث جماعت مُردہ ہے تو بجا ہے۔ بھائیو! کیا یہ مقامِ عبرت نہیں ہے۔ کہ ما انا علیہ واصحابی پر عامل ہونے کا دعویٰ کرنے والی جماعت اس قدر کسمپرسی کی حالت میں سرگرداں ہے۔ کہ اس بے بسی کی حالت کو دیکھکر اگر زار زار آنسو بہائے جائیں۔ تو بجا ہیں۔"

اہلحدیث ۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء لکھتا ہے۔

"آہ میرے پیارے اہلحدیث بھائیو! آج ہم ہدایتِ ربانی اور اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے۔ احکام الٰہی اور اسلامی تعلیم کو خیرباد نہ کہتے۔ اخلاقِ حسنہ کی پرواہ رکھتے۔ تو نصرتِ الٰہی۔ کامیابی اور علمِ اسلامی آج ہمارے ہاتھ میں ہوتا۔۔۔ احبابِ اہلحدیث اب تو للہ بیدار ہوں۔ دیگر فرقوں کی جانب نظر کریں۔ کہ کس قدر وہ اس اہم کام اشاعت میں حصہ لیتے ہیں۔ اور ہم کس قدر چپ و بیہوش پڑے ہیں۔"

"اہلحدیث" ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء لکھتا ہے۔

"حضرت علیؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لوگوں پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ اسلام کا نام رہ جائے گا۔ اور قرآن کا رسم خط۔ اس وقت کے مولوی آسمان کے تلے بدترین مخلوق ہونگے۔ سارا فتنہ و فساد انہی کی وجہ سے ہوگا۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آجکل وہی زمانہ آگیا ہے۔" (صفحہ ۵)

پھر ۷ ، جون ۱۹۱۲ء کے پرچہ " اہلحدیث " میں لکھتا ہے :۔

" آج کل کے تھرڈ کلاس کے مولوی جو ذرا ذرا بات پر عدم جوازِ اقتدا کا فتوے دے دیا کرتے ہیں ۔ سو ان کی بابت بہت عرصہ ہُوا ۔ فیصلہ ہو چکا ہے ؎

هل افسد الناس الا الملوك
وعلماء سوءٍ ورهبانها "

یعنی بادشاہوں علماء سُو اور رہبانوں کے سوا اور کسی چیز نے لوگوں کو برباد نہیں کیا ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی سینہ کوبی

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب بقلم خود " تفسیر ثنائی " میں لکھتے ہیں :۔

" وُہی عقائدِ باطلہ جن کی تغلیط کے لئے خدا نے ہزارہا انبیاء بھیجے تھے ۔ ان تمام کے مسلمانوں نے اختیار کر لئے ہیں "
(جلد اول صفحہ ۹۷)

اسی طرح لکھتے ہیں :۔

" ایسے افعالِ شنیعہ اور اطوارِ قبیحہ مسلمانوں میں بھی عام طور پر مروج ہو گئے ہیں ۔ کتاب اللہ قرآن کریم چھوڑ کر نبذ وا کتاب الله وراء ظهورهم کے مصداق بن رہے ہیں ۔ جھوٹی روایات اور قصص واہیات کے بیان کا موقعہ اب ہمارے منبر ہیں ۔ قرآن کریم جو عین وعظ تھا ۔ اور وعظ کے لئے ہی اترا تھا اور اُسے ہی حضور اقدس فداہ روحی ہمیشہ اپنے خطبوں میں پڑھ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے ۔ اس کی یہ حالت ہے ۔ کہ خطبوں میں بھی اس کو جگہ نہیں ملتی ۔ وُہ جگہ بھی مروّج خطب مصنفہ نے کہ جن میں بعض نظم اور بعض نثر ہیں اپنے لئے مخصوص کر لی ہے ۔ ہاں تبرکاً اگر کوئی آیت مُونہہ سے نکل جائے ۔ تو اور بات ہے ۔ واحسرتا اُس روز ہم کیا جواب دینگے جب ہم پر اس مضمون کی نالش ہو جائے گی وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا هٰذا القرآن مهجورا ۔ " (تفسیر ثنائی جلد ا صفحہ ۔)

پھر لکھتے ہیں :۔

" افسوس ہے ۔ ان مولویوں پر جن کو ہم ہادی ۔ راہبر ۔ ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں ۔ ان میں یہ نفسانیت یہ شیطنت بھری ہوئی ہے ۔ تو پھر شیطان کو کس نے بُرا بھلا کہنا چاہیئے "
(اہلحدیث ۱۷ ، نومبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۳)

حیرت انگیز رویّہ

ان حوالہ جات میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے اخبار " اہلحدیث " نے دورِ حاضرہ کے علماء کو مردارِ دُنیا کا طالب قرار دیا علم پیمبر سے تہی دست ۔ خرافات کے حامل نبذوا کتاب الله وراء ظهورهم کے مصداق ۔ منبروں پر جھوٹی روایات اور واہیات قصص بیان کرنے والے افعالِ شنیعہ اور اطوارِ قبیحہ میں منہمک رہنے والے ۔ یہود کے اتباع ۔ مصلحت و دُور اندیشی ۔ ضرورتِ وقتی و دیالیسی ۔ زر پرستی و کاسہ لیسی اور خوشامد و چاپلوسی کو معبودِ برحق سمجھ کر انہی کی پوجا کرنے والے اور لتتبعن سنن من کان قبلکم کا مصداق بتایا ہے ۔ یہی باتیں تھیں ۔ جو مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھیں پھر سمجھ میں نہیں آتا ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ کیونکر لکھ دیا ۔ کہ قادیانیوں کا اس سے مقصد یہ ہے ۔ کہ وہ سب بُرائی مخالفین مرزا پر چسپاں کریں ۔ مگر یہ خیال ان کا بے دلیل ہے ۔" اگر اتنے شواہد اور اقراری بیانات کے ہوتے ہُوئے بھی کوئی بات بے دلیل قرار دیجا سکتی ہے ۔ تو نہ معلوم ان کے نزدیک دلیل ۔ برہان اور ثبوت کس چیز کا نام ہے ؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اشتہار

بہر حال یہ عجیب منطق بیان کرنے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف رُخ کیا ہے ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار بعنوان " التوائے جلسہ ۲۷ ، دسمبر ۱۸۹۳ء " سے یہ عبارت نقل کی ہے ۔ کہ :۔

" اخی المکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ نے بارہا یہ تذکرہ مجھ سے کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں ۔ کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے ۔ مجھے معلوم ہُوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہدِ توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے ہی کجدل ہیں ۔ اور اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں ۔ وُہ مارے تکبر کے سیدھے مُونہہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے ۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں ۔ اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں ۔ کہ وُہ ادنےٰ ادنےٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں ۔ اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہونچتی ہے ۔ اور دلوں میں کینہ پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں "

یہ سطور درج کرنے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب یوں منطق چھانٹتے ہیں :۔

" بقول مرزا ۔ مرزائیوں میں اکثریت بُری ہے ۔ بقولِ مولانا (یعنی آزاد) ایسے بُرے لوگ ڈاکوؤں سے بدتر ہیں ۔

نتیجہ ۔ اگر گویم زباں سوزد "

تین خیانتیں

ہمیں افسوس ہے ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورۃ الصدر اشتہار کے متعلق کئی قسم کی خیانتوں اور مجرمانہ حرکات کا ارتکاب کیا ہے ۔ جو اس بات کا ثبوت ہے ۔ کہ انہیں اپنے دعوٰے کی کمزوری کا بخوبی علم ہے ۔ مگر لوگوں کو مغالطہ میں رکھنے کے لئے وہ تلبیس حق و باطل سے کام لے رہے ہیں ۔ چنانچہ پہلی خیانت انہوں نے یہ کی ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحتاً اس اشتہار کے حاشیہ پر تحریر فرما دیا ہے ۔ کہ "

" یہ باتیں ہماری طرف سے اپنی عزیز جماعت کے لئے بطور نصیحت کے ہیں دُوسرا کوئی مجاز نہیں ۔ کہ کسی کا نام لیکر ان کا تذکرہ کرے ۔ ورنہ وُہ سب سے بڑھ کر گناہ اور فتنہ کی راہ اختیار کریگا "

مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے سراسر خلاف جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے اس اشتہار کو پیش کیا ۔

دوسری خیانت انہوں نے یہ کی ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف طور پر لکھا تھا ۔ کہ " بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہدِ توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے ہی کجدل ہیں " اسی طرح فرمایا تھا " بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے ۔ مگر میں دیکھتا ہوں ۔ کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں "

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نقائص تمام جماعت کی طرف منسوب نہیں کئے ۔ بلکہ " بعض " افراد کی طرف منسوب کئے تھے ۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں ۔ کہ :۔

" بقول مرزا مرزائیوں میں اکثریت بُری ہے "

تیسری خیانت یہ ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی اشتہار میں لکھا تھا :۔ کہ

" اگرچہ نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں بہت بلکہ یقیناً دو سو سے زیادہ ہی ہیں ۔ جن پر خدا تعالےٰ کا فضل ہے ۔ جو نصیحتوں کو سُنکر روتے اور عاقبت کو مقدم رکھتے ہیں ۔ اور ان کے دلوں پر نصیحتوں کا عجیب اثر ہوتا ہے ۔ لیکن میں اس وقت کجدل لوگوں کا ذکر کرتا ہوں "

اور یہ ابتدائی زمانہ کا ذکر ہے ۔ جبکہ جماعت میں شامل ہونے والوں کی تعداد بہت ہی قلیل تھی ۔ مگر چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مدنظر جماعت احمدیہ کے بعض افراد کا صرف تاریک پہلو دکھانا تھا ۔ اس لئے وہ ان نجیب اور سعید لوگوں کا تو ذکر چھوڑ گئے ۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے خاص فضلوں اور اس کی رحمتوں کا مورد قرار دیا ۔ اور بتایا تھا ۔ کہ وُہ نصیحتوں کو سُنکر روتے اور عاقبت کو مقدم رکھتے ہیں اور ان کے دلوں پر نصیحتوں کا عجیب اثر ہوتا ہے لیکن ان بعض افراد کے حالات کو لیکر جن کو سمجھانا اور جنہیں خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کرنا آپ کا مقصد تھا ۔ اور جس کے لئے ضروری تھا کہ آپ ان کے عیوب ان کے سامنے رکھتے تا ان کے دلوں میں ندامت پیدا ہوتی اور وُہ ان کو ترک کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرتے یہ شور مچانا شروع کر دیا کہ نعوذ باللہ " بقول مرزا مرزائیوں میں اکثریت بُری ہے "

دروغگوئی کی وجہ

معلوم ہوتا ہے چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب یہ عقیدہ رکھتے ہیں ۔ کہ " زنا کرنیوالا ایک قسم کا متقی ہے قرآن کریم کا کوئی حکم بھی توڑنے والا متقی ہو سکتا ہے دروغگو میں اگر اور اوصافِ شرعیہ ہیں ۔ تو وُہ ایک معنی میں متقی ہو سکتا ہے " (بیان مولوی ثناء اللہ صاحب بمقدمہ کرم دین ۱۳ ، مئی ۱۹۰۳ء بمقام گورداسپور)

اس لئے ہر قسم کی دروغگوئی اور فریب کاری وہ اپنے لئے جائز سمجھتے ہیں۔

جماعت کی عام اخلاقی حالت کے متعلق اندازہ لگانے کا طریق

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کسی جماعت کی عام اخلاقی حالت کا اندازہ لگانے کے لئے اکثریت کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ نہ کہ بعض افراد کی کمزوری کا۔ کیونکہ قوم کے تمام افراد کا اخلاقی اور روحانی حالت میں مساوی ہونا قریباً ناممکن ہوتا ہے۔ اگر اس اصل کو مدنظر نہ رکھا جائے تو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے تیار کردہ افراد کو جنہوں نے فاذهب انت و ربّك فقاتلا کہکر اس وعید کو سُنا کہ ارض مقدسہ ان پر چالیس سال حرام کر دی گئی ہے۔ یا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں کو جن میں سے ایک نے تیس درم پر اپنے آقا کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔ اور دوسرے نے آپ پر تین بار لعنت ڈالی اور باقی سب واقعہ صلیب کے وقت بھاگ گئے۔ کیا کہا جائیگا۔ بلکہ اور تو اور اگر یہ اصل نظر انداز کر دیا جائے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیار کردہ جماعت یعنی صحابہ کرام بھی اس اعتراض سے بری نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ احادیث میں صحابہ رضؓ کی کمزوریوں کا بھی ذکر ہے۔ جتنے کہ ان کی حرکات سے بعض دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف ہوتی۔ اور آپ کو ان پر سختی کرنی پڑتی۔

بعض صحابہ رضؓ کی کمزوریاں

چنانچہ ترمذی جلد ۲ میں روایت آتی ہے۔ کہ غزوۂ بنی المصطلق کے موقعہ پر ایک مہاجر اور انصاری کی آپس میں تکرار ہو گئی۔ مہاجر نے زمانۂ جاہلیت کی رسم کے مطابق یا للمهاجرين کہکر مہاجرین کو اپنی مدد کے لئے پکارا۔ اور انصاری نے یا للانصار کہکر انصار کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب لوگوں کے شور و غوغا کی آوازیں پہونچیں۔ تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ اسلام میں یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ رجل من المهاجرين كسع رجلاً من الانصار یا رسول اللہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کے سرینوں پر لات رسید کر دی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعوها فانها منتنةٌ۔ جانے دو۔ ایسی گندی باتوں کا ذکر نہ کرو (تفسیر سورۃ المنافقون)

اسی طرح مسلم جلد ۲ کتاب البر والصلۃ میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت آتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمی آئے۔ اور انہوں نے آپ سے کوئی ایسی بات کہی۔ جس کا مجھے تو علم نہ ہو سکا۔ مگر اتنا جانتی ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان سے سخت ناراض ہو گئے۔ اور آپ نے انہیں ڈانٹا۔ حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ کہ فاغضباہ فلعنهما وسبّهما۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی باتوں سے انہوں نے اتنا غضبناک کر دیا۔ کہ آپ نے ان پر لعنت کی اور انہیں ڈانٹا۔ پس کسی جماعت میں "بعض افراد" کا کمزور ہونا اور روحانیت کے اعلیٰ معیار پر ان کا پورا نہ اترنا ایسی بات نہیں۔ جس سے تمام جماعت کو ویسا ہی سمجھ لیا جائے۔ اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ اگر اس اصل کو تسلیم نہ کیا جائے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر بھی حرف آنا اور کہنے والا کہہ سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کونسی پاکیزہ جماعت تیار کی تھی۔ جبکہ ان میں سے بعض معمولی معمولی باتوں پر ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو جاتے۔ یہاں تک کہ ہاتھوں سے بڑھکر لاتوں تک نوبت پہونچ جاتی اور بعض اپنی زبان کو ایسے بے باکانہ رنگ میں استعمال کرتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت اذیت پہنچتی اور آپ ان سے ناراض ہو جاتے۔ لیکن جس طرح صحابہ رضؓ کے تقوےٰ و طہارت پر اعتراض کرنا انتہائی نادانی اور جہالت ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ جماعت پر چند کمزوروں کے نقائص کی آڑ لیکر اعتراض کرنا بھی انتہائی نادانی اور جہالت ہے۔

جماعت احمدیہ کے افراد کی اعلےٰ روحانی حالت

دیکھنے والی بات ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ کسی جماعت کی اکثریت کیسی ہے۔ سو اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی اکثریت خدا تعالےٰ کے فضل سے روحانیت کے نہایت بلند مقام کو حاصل کئے ہوئے ہے۔ اور ان میں ہزاروں ایسے ہیں۔ جو صحابہ رضؓ کا نمونہ ہیں اس کا ذکر انشاء اللہ اگلے نمبر میں کیا جائے گا۔

احباب و عہدہ داران جماعت کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

سلسلہ کی خاص ضروریات۔ توسیع مہمانخانہ مسجد مبارک و اقصےٰ اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اخبار الفضل میں ۸ر جولائی ۱۹۳۶ء کو پھر علیحدہ طور پر وہی تحریک ۱۲ر جولائی کو جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔

اس تحریک کا چندہ ۱۵ر اکتوبر تک یکمشت یا تین اقساط کے ذریعہ ادا ہونا ضروری ہے۔ توسیع مہمانخانہ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ مسجد مبارک کی توسیع کے لئے ملحقہ دکانیں خریدی جا چکی ہیں۔ مسجد اقصےٰ کی مزید توسیع کا معاملہ بھی خاص اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہر جمعہ کو اس کی مزید توسیع کی ضرورت کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ باوجود حال ہی میں توسیع کے مسجد میں تمام نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی۔ اس گرمی کی شدت میں سینکڑوں آدمی دھوپ میں مسجد کی چھتوں اور بازار اور گلی کوچوں میں نماز پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں اسی طرح جلسہ سالانہ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔ الغرض کوئی بھی ایسی ضرورت نہیں ہے جس کو پیچھے ڈالا جا سکے۔ ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے روپیہ کا سوال درپیش ہے مہمانخانہ کی تعمیر چھت تک پہنچ چکی ہے۔ ٹھیکیدار اور ضروری مصالحہ اور مزدوری کے لئے روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ الغرض ان سب کاموں کے لئے جو تحریک احباب اور جماعتوں میں بھجوائی ہوئی ہے۔ اس کے لئے احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنا اور اپنی جماعتوں سے جلد چندہ فراہم کر کے بھجوائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ بروقت روپیہ نہ پہونچنے سے کام میں روک واقع ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے تشویش کا موجب ہو۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

زمیندار جماعتوں کے عہدہ داران جلد توجہ فرمائیں

زمیندار احمدی جماعتوں کا چندہ فصل ربیع بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ اور جنہوں نے بھیجا ہے۔ ان میں سے بھی بہت سی ایسی ہیں۔ کہ بجٹ کی نسبت سے بہت کم ہے۔ اور بعض جماعتوں کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ چندہ کا غلہ جمع شدہ ابھی تک فروخت ہی نہیں کیا۔

اس لئے عہدہ داران جماعت کو خاص طور پر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کا چندہ فراہم شدہ بہت جلد بھجوا دیں۔ جن جماعتوں میں چندہ کا غلہ ابھی قابل فروخت ہو۔ فروخت کر کے روپیہ بھجوائیں۔ اور جن احباب سے ابھی وصول نہ ہوا ہو۔ یا کم وصول ہوا ہو۔ ان سے بہت جلد وصول کیا جائے۔ سلسلہ کی ضروریات اس امر کی متقاضی ہیں۔ کہ عہدہ داران جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے سستی یا تساہل سے کام نہ لیں۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

اُمّتِ محمّدیہ کا نبی اسی میں سے ہوگا

حضرت مسیحؑ ابنِ مریم اُمّتِ محمّدیہ میں داخل نہیں ہو سکتے

ایک کتاب جس کا نام ہے الدُّر المنظم فی حکم عمل مولد النبی الاعظم مطبوعہ مطبع مجتبائی دھلی (۱۳۱۱ھ) حالیہ میری نظر سے گزری۔ اس کے مؤلف حضرت مولانا شاہ عبد الحق صاحب الٰہ آبادی ہیں اس کتاب کے آخر پر چند تقریظات درج ہیں۔ ان میں سے ایک تقریظ جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب داماد حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم کی صفحہ ۱۴۲/۱۴۳ پر درج ہے۔ تقریظ مذکور میں صاحب تقریظ مولانا نے مؤلف کتاب مذکور کے کچھ حالات بھی درج کئے ہیں۔ اس لئے تقریظ مذکور کے چند فقرے یہاں نقل کرتا ہوں۔ تاکہ مؤلف کی عظمت معلوم ہونے سے کتاب کی وقعت بھی ظاہر ہو جائے:۔

مولانا عبد اللہ صاحب موصوف لکھتے ہیں "فقیر نے کتاب در المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم دیکھی جس کے مصنف مخدومنا و مولانا شاہ عبد الحق صاحب محدث مہاجر ہیں۔ الحق اس کتاب کے ہر مسئلہ کو بدلائل کتاب و سنت و اجماع امت مدلل پایا۔ اگر اس کتاب کے مصنف کو منصف و فاروق اور کتاب کو قول فیصل و صراط مستقیم کہا جائے تو بجا ہے اور کیوں نہ ہو مصنف دام ظلہ العالی مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً میں علماً و فہماً و ورعاً مثلِ آفتاب مشہور ہیں۔ اول دلیل ان کی دلائل مقبولیت سے یہ ہے۔ کہ وہ حرم محترم میں شیخ الدلائل ہیں"۔

ایک دوسری تقریظ جناب مولوی سید حمزہ صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "یہ رسالہ الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم اس ناچیز کی نظر سے گزرا۔ اس کا ہر مضمون لاجواب ہے۔ اور پسندیدہ اولوالالباب اور کیونکر نہ ہو کیونکہ اس کے مصنف تحقیق میں الشمس فی نصف النہار ہیں۔ اور تدقیق میں منبع الاسرار۔ علماء عرب و ہند و روم و مصر کے مستند بلکہ کافہ فضلائے عالم کے معتقد اور جیسا کہ ان کا علم و ذکا معتبر ہے۔ ویسا ہی ورع اور اتقا مشتہر ہے" (ص ۱۳۴/۱۳۵)

آمدم برسرِ مطلب۔ کتاب مذکور کے ص ۵۱/۵۲ میں حضرت مولانا شاہ عبد الحق صاحب محدث موصوف نے تحریر فرمایا ہے۔

ص۵۱ "واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ الی موسی نبی بنی اسرائیل انہ من لقینی وھو جاحد باحمد ادخلتہ النار قال یارب ومن احمد قال ما خلقت خلقا اکرم علی منہ کتبت اسمہ مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموٰت والارض ان الجنۃ محرمۃ علی جمیع خلقی حتی یدخلھا ص۵۲ ھو وامتہ قال ومن امتہ قال الحمادون یحمدون صعوداً وھبوطاً وعلی کل حال یشدون اوساطھم یطھرون اطرافھم صائمون بالنھار رھبان باللیل اقبل منھم الیسیر وادخلھم الجنۃ بشھادۃ ان لا الہ الا اللہ قال اجعلنی نبی تلک الامۃ قال نبیھا منھا قال اجعلنی من امۃ ذالک النبی قال استقدمت واستاخر ولکن ساجمع بینک وبینہ فی دار الجلال"

(ترجمہ جو کتاب مذکور کے حاشیوں پر لکھا ہے حسب ذیل ہے)

حاشیہ ص۵۱ اور اخراج کیا ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی کی اللہ نے موسےٰ کو کہ جو مرگیا اور وہ منکر ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ڈالوں گا اس کو جہنم میں۔ موسےٰ نے کہا کون ہے محمد کہا اللہ نے نہیں پیدا کیا میں نے کوئی اس سے زیادہ بزرگ میں نے عرش پر اس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ لکھا زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے۔ جب تک کہ وہ اور اس کی امت داخل نہ ہوئے جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے ص۵۲ کہا موسےٰ نے کون ہے اس کی امت فرمایا اللہ تعالےٰ نے تعریف کرنے والے کہ تعریف کریں گے چڑھتے اور اترتے۔ اور ہر وقت کمر باندھے ہوں گے۔ روزہ رکھیں گے دن میں اور رہبان رات کو تھوڑا عمل ان سے قبول کروں گا۔ اور شہادت لا الٰہ الا اللہ کے جنت میں داخل کروں گا۔ کہا موسیٰ نے **خدایا مجھ کو اس امت کا نبی بنادے فرمایا اللہ نے نبی اس امت کا اس میں سے ہوگا**۔ کہا موسیٰ نے مجھ کو اس نبی کی امت بنادے۔ فرمایا اللہ نے میں نے تجھ کو پہلے پیدا کیا۔ اور اس کو پیچھے۔ لیکن عنقریب تجھ کو اور اس کو دار الجلال میں جمع کروں گا:۔

ناظرین اس حدیث کو بغور ملاحظہ فرما کر یہ بات سوچیں کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی تعریف وحی الٰہی سے معلوم کر کے جناب باری میں یہ درخواست کی۔ کہ خدایا مجھ کو اس امت کا نبی بنادے۔ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی درخواست آیا اس نیت سے تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس امت کی نبوت سے معزول کئے جائیں۔ اور وہ خود اس کے نبی بنا دیئے جائیں۔ ظاہر ہے کہ اس نیت کے ساتھ حضرت موسےٰ علیہ السلام یہ درخواست نہیں کر سکتے تھے۔ پس حضرت موسےٰ علیہ السلام کی یہ درخواست اس غرض سے معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس طرح حضرت ہارون علیہ السلام آپ کے بھائی شریک فی النبوۃ اور شریعت توریت کے تابع نبی بنائے گئے تھے۔ حضرت موسےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک فی النبوۃ اور شریعت قرآنیہ کے تابع نبی بنا دیئے جائیں مگر اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کی درخواست منظور نہیں کی وجہ نامنظوری یہ بیان فرمائی نبیھا منھا یعنے امت محمدیہ کا نبی امت محمدیہ میں سے ہی ہوگا۔ بالفاظ دیگر امت محمدیہ کا نبی خود امت محمدیہ کا ایک فرد ہوگا۔ غیر شخص جو امت محمدیہ میں داخل نہ ہو۔ اس امت کا نبی نہیں ہو سکتا۔ اگر کہا جائے کہ نبیھا منھا میں جس نبی کا ذکر ہے۔ اس سے مراد خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نبی الامۃ ہونا تو وحی زیر بحث کے الفاظ ان الجنۃ محرمۃ علی جمیع خلقی حتی یدخلھا ھو وامتہ سے اظہر من الشمس ہے پھر یہ کیونکر خیال میں آسکتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ اس سے آنحضرتؐ کو اس امت کا نبی نہ سمجھیں پس وحی الٰہی نبیھا منھا کی صحیح تشریح یہی ہے کہ اے موسےٰ تم اس امت کے نبی اس وجہ سے نہیں ہو سکتے۔ کہ علم الٰہی میں امت محمدیہ کا نبی وہی ہو سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی فرزند و خادم شریعت محمدیہ ہو۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سمجھ میں یہ بات آگئی۔ تو انہوں نے جناب باری میں اپنی یہ خواہش اور آرزو ظاہر کی۔ کہ اے خداوند خدا تو مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد ہی بنادے اللہ تعالےٰ نے اس کا جواب یہ دیا۔ کہ تمہاری یہ درخواست بھی منظور نہیں ہو سکتی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارا زمانہ باعتبار ظہور پہلے ہے۔ اور اس نبی اور اس کی امت کے ظہور کا زمانہ آخر کو ہے۔ اس لئے تم امت احمد صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل نہیں ہو سکتے ہاں میں تم کو اور آنحضرتؐ کو دار الجلال میں (جو ایک بہشت کا نام ہے) جمع کروں گا۔

اب یہاں بالطبع ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام بوجہ مذکورہ امت محمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ تو حضرت مسیح ابن مریم اسرائیلی علیہ السلام امت محمدیہ میں کیونکر داخل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ باعتبار ظہور ان کا زمانہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً چھ سو برس پہلے ہے حق بات یہی ہے کہ نبی اللہ مسیح موعودؑ امت محمدیہ میں سے ہی آنے والا تھا۔ اور

تبلیغ بیرون ہند

بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت

ماریشس

حافظ جمال احمد صاحب مبلغ لکھتے ہیں

ماریشس میں میدین کے لوگ احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ وہاں چونکہ شریر اور خونی لوگ رہتے ہیں اس وجہ سے تبلیغ کرنے میں سخت مزاحمت کرتے تھے۔ مگر اب خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں بھی تبلیغ کرنے کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ متائین بلانس کے نو احمدیوں میں سے ہاشم خان صاحب کو میں نے وہاں تبلیغ کے لئے راستہ نکالنے پر مقرر کیا۔ خان صاحب نے ایک جگہ حاصل کر لی۔ اور ایک اتوار کی رات کو ہم چھ سات احمدی تبلیغ کے لئے گئے۔ اور ہاشم خان صاحب نے تقریباً دو گھنٹے مسلسل تبلیغ کی۔ بعض لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ اور انہوں نے ہم کو دوبارہ آنے کی دعوت دی۔ میدین کے قریب ایک گاؤں سال تردلہیٹین ہے وہاں کے ایک نوجوان موسیٰ صاحب نے چند روز ہوئے بیعت کی ہے۔ جس کی وجہ سے مخالفت بہت زیادہ ہے۔ اس نوجوان کو اس کے والدین نے گھر سے نکال دیا ہے۔ اب وہ متائین بلانس میں رہتا ہے۔ ہاشم خان صاحب نے یہاں بھی تبلیغ کی۔ جس سے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ اور خان صاحب موصوف کی چائے اور کھانے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اگلے اتوار رات کو متائیں بلانس میں تبلیغ کے لئے میں جاؤں گا۔ جہاں مختلف الخیال لوگ بغرض تحقیق جمع ہونگے۔

نوئیل فرانس میں بھی خدا تعالیٰ نے تبلیغ کی راہ نکال دی ہے۔ وہاں ایک نوجوان محمد حنیف صاحب نے سخت بیماری کی حالت میں اپنے آپ کو خواب میں دارالسلام میں میرے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا۔ بیدار ہونے پر اس نے خدا سے عہد کیا کہ اگر میں اچھا ہو گیا۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ وہ اسی دن سے رفتہ رفتہ تندرست ہونے لگ گیا۔ دو چار روز ہوئے۔ وہ مجھے تندرستی کی حالت میں پورٹ لوئیس میں ملا۔ اس نے اپنا خواب اور ارادہ کا اظہار کیا۔ اور دارالسلام میں آکر اس نے بیعت کرنے کا وعدہ کیا۔

نیروبی

شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ لکھتے ہیں

عرصہ زیر رپورٹ میں تیرہ تبلیغی ملاقاتیں کیں۔ اورکوکیو سکول جو نیروبی سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ معائنہ کرنے گیا۔ سکول کمیٹی کے تمام ممبران موجود تھے۔ سکول سٹاف۔ کمیٹی کے ممبران اور کوکیو ایسوسی ایشن کے پریذیڈین سے ملاقات ہوئی۔ سکول کے نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم وغیرہ کو دیکھا لڑکوں کی وسعت خیالی معلوم کرنے کے لئے ان سے بعض سوالات کئے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ سکول میں رہا اور ہر ضروری امر کو بنظر عمیق مطالعہ کیا۔ جب فراغت ہوئی تو ان کی خواہش پر ان کو بعض ضروری مشورے دئے۔ اور بیس شلنگ بطور امداد بھی دئے کوکیو میں ایک بہت بڑا قبیلہ رہتا ہے اس کے لوگ آزادانہ طور پر سکول چلا رہے ہیں۔ گورنمنٹ اور مشنریوں کے اثر کے ماتحت کام کرنا نہیں چاہتے۔ اس لئے انہیں اخراجات میں دقتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ان ایام میں الہدیٰ ہفتہ وار اخبار کا پہلا نمبر شائع ہوا ہے۔ یہ اخبار اردو زبان میں نکلا کرے گا۔ سواحلی رسالہ نمبر ۶ اخبار الہدیٰ کشتی نوح [illegible] مسئلہ نبوت کے متعلق ایک پمفلٹ باہر اور مقامی طور پر تقسیم کئے گئے۔ دو لیکچر ایک "خلافت کی برکات اور احکام خلافت کی اطاعت" پر اور دوسرا اخبار "الہدیٰ" کے متعلق احمدیہ مسجد میں دئے۔ دو تقریریں سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر چوہدری محمد شریف صاحب نے بھی کیں درس کے سلسلہ کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد تجرید بخاری کا درس دیا جاتا ہے۔ اور ہر ہفتہ عصر کے بعد قرآن مجید کا درس دیا جاتا ہے ایک محلہ میں روزانہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس اقبال شاہ صاحب دیتے ہیں۔ تجرید بخاری کی جلد اول ختم ہو چکی ہے قرآن مجید کی سورہ کہف عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے آئینہ کمالات اسلام۔ الوصیت اور ضرورت الامام ختم ہو چکی ہیں۔ رسالہ سواحلی نمبر ۷ کے لئے ایک مضمون جس میں ایک عیسائی کی کتاب کا جواب ہے شائع ہو رہا ہے۔ اخبار "الہدیٰ" نمبر ۱ و نمبر ۲ کے لئے مندرجہ ذیل مضامین لکھے گئے ہیں۔ (۱) ہمارا قرآن اور انجمن حمایت اسلام کے پروگرام پر نظر (۲) دیوبندی مولوی کی سیاہ کاری۔ (۳) خاتم الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کن معنوں میں ہیں (۴) عربی زبان میں خاتم النبیین کے معنے (۵) آخری نبی حضرت مسیح ہونگے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک کس قسم کی نبوت بند ہے

جماعت احمدیہ دارالسلام میں مسٹر فضل کریم صاحب نون نہایت اخلاص سے کام کرتے اور باقاعدہ اشتہارات اور سواحلی رسائل تقسیم کرتے ہیں۔ ٹبورا میں مسٹر عبد الرشید صاحب اور شیخ صالح صاحب جنجہ میں عبد الحی صاحب سرگرم ہیں۔ ڈاکٹر احمد دین صاحب اور نیروبی میں غوری صاحب اشتہارات و رسائل تقسیم کرتے ہیں۔

بیرونی مقامات کے لئے شیخ غلام فرید صاحب اشتہارات و رسائل بھیجتے ہیں۔

چاہ کن را چاہ در پیش

ایڈیٹر "ہلال" بمبئی کے مسلمانوں کے نرغہ میں

علی بہادر خان ایڈیٹر "ہلال" اپنے ۱۶ راگست کے پرچہ میں لکھتے ہیں۔

بمبئی کے لیگ پارلیمنٹری بورڈ اور اس کے متوقع امیدواروں کے خلاف میں نے جو آواز بلند کی ہے اسے خاموش کرنے کے لئے اب ہر قسم کی قوتیں بروئے کار آرہی ہیں۔ رات (جمعہ اور شنبہ کی درمیانی رات) تین بجے جب میں اخبار کی طباعت کی نگرانی کے لئے گرگام کی طرف موٹر میں جا رہا تھا۔ تو راہ میں ایک موٹر ملی جس میں چند بدمعاش (کیا ان کے چہروں پر یہ لکھا تھا۔ یا محض اس لئے انہیں یہ خطاب دیا جا رہا ہے۔ کہ علی بہادر کا پڑھایا ہوا سبق اس کے سامنے دہرانا چاہتے تھے) بیٹھے تھے۔ میرا راستہ روکنے کی کوشش کی۔ بہت ممکن تھا کہ ٹکر ہو جاتی لیکن رات کا وقت تھا۔ آدمیوں کی آمد و رفت زیادہ نہ تھی۔ میں نے یکایک اسٹیرنگ وہیل کو گھما دیا۔ اور میری موٹر بدمعاشوں کی موٹر سے رگڑ کھاتی ہوئی نکل گئی۔ میں نے اکسیلیٹر کو پوری قوت سے دبا کر اپنی موٹر کو تیز کر دیا۔ مقابلہ کی موٹر کا رخ چونکہ اس طرح تھا کہ وہ بغیر رخ پھیرے میری موٹر کا تعاقب نہیں کر سکتی تھی۔ اس لئے میں بچ گیا۔ (ذرا علی بہادر کی بہادری ملاحظہ فرماتے جائیے۔) لیکن میں نے چلتے چلتے اتنا سنا کہ "ارے نکل گئی۔ پیچھے لو"۔ لیکن میں مختلف سڑکوں اور گلیوں میں چکر دیتا ہوا۔ آخر مکان پر پہنچ گیا۔

یہ سبز رنگ کی موٹر کل شام سے میرے پیچھے تھی . . . . کارپوریشن جاتے ہوئے بھی مجھے شبہ ہوا تھا۔ لیکن چونکہ میں آج کل بہت ہوشیار رہتا ہوں۔ اس لئے میں نے اپنی موٹر ٹائمز آف انڈیا کے قریب

رکوا دی۔ جب یہ سبز موٹر آگے نکل گئی۔ تو میں وہیں سے اتر کر کارپوریشن آفس کے پچھلے دروازے سے اندر چلا گیا۔ لیکن یہ شبہ کچھ قوی نہ تھا۔ اور میں نے اس وقت اسے وہم سے زیادہ وقعت نہ دی۔ اس لئے اس موٹر کی شناخت یا نمبر وغیرہ کی نسبت بھی پروا نہیں کی۔ لیکن کارپوریشن سے واپس ہو کر بیوی بچوں کے ساتھ میں بھیمڑی گیا۔ اور وہاں سے رات کو ۱۲ بجے واپس ہوا۔ واپسی میں گھاٹ کوپر اور تھانہ کے درمیان پھر مجھے شبہ ہوا کہ وہی سبز رنگ موٹر پیچھا کر رہی ہے۔

اس وقت میں خود نہیں چلا رہا تھا۔ بلکہ ڈرائیور ساتھ تھا۔ بہرکیف کوئی خاص واقعہ نہیں پیش آیا۔ اور ایک دو بار میں نے ڈرائیور کو متوجہ بھی کیا۔ مگر اسے اطمینان دلایا کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لیکن بھیمڑی کے واپسی پر ڈرائیور تو گھر چلا گیا۔ اور کارپوریشن کی وجہ سے اور پھر بھیمڑی کے پانچ گھنٹے کے سفر کی وجہ سے اخبار کے مضامین کی نگرانی نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے فکر کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ اور آخر پریس جانے کا فیصلہ کیا۔ راہ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔

(۱۶ اگست)

فیض الحسن آلومہاری کے مقدمہ کی سماعت گورداسپور میں

گورداسپور میں ۱۵ اگست کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں فیض الحسن احراری کا مقدمہ پیش ہوا۔ صفائی کی طرف سے شریف حسین پلیڈر شیخ چراغدین چودھری غلام فرید اور شیخ محبوب عالم موجود تھے۔

کارروائی کورٹ انسپکٹر کے بیانات سے شروع ہوئی۔ ہیڈ کنسٹیبل نند سنگھ نے ۲ لفافے پیش کئے اور کہا کہ یہ لفافے خفیہ پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کے دفتر سے لایا ہوں۔ ان میں ملزم کی تقریر کے شارٹ ہینڈ کے نوٹ موجود ہیں۔ فیروز الدین ہیڈ کنسٹیبل نے بیان کیا۔ کہ میں نے شارٹ ہینڈ کی تعلیم بٹالہ کالج سے لی تھی۔ اور عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کے نوٹ بھی میں نے لئے تھے۔ پٹھانکوٹ کانفرنس میں ۳ مئی کو گیارہ بارہ سو اور چار مئی کو آٹھ نو سو کے قریب سامعین موجود تھے۔ رتڑ چھتر کے جلسہ میں پانچ چھ ہزار کے قریب آدمی تھے۔ سامعین کی اکثریت غیر تعلیم یافتہ تھی۔ میں غیر مرزائی مسلمان ہوں۔ تقریر مرزائیوں کے خلاف تھی۔ اور سامعین پر اس کا اثر ہوتا تھا۔ استغاثہ کے وکیل کی فرمائش پر گواہ نے شارٹ ہینڈ کے نوٹ پڑھے:۔

تقریر میں مندرجہ ذیل قابل اعتراض حصے تھے۔

(۱) وہ انسان کامل تھا۔ جس کی بدترین توہین قادیان میں کی گئی۔ کل دنیا کی کتابیں دیکھی ہیں مگر کوئی کرن جوگی نہیں ملا۔ دیکھا ہے تو صرف ایک کملی والا۔ جس کی توہین ایک بد آدمی کرتا ہے۔ جس سے دربار محمدی کا ایک کتا بھی اچھا ہے۔ میری گردن سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کے آگے نہیں جھک سکتی۔ اب یہ دعوے نبوت کرنے والا ہے۔ یہ کہتا ہے۔ کہ تمہارا حسین کربلا کا کشتہ ہے۔ اور میں محبت کا کشتہ ہوں۔ اس نے نبوت کا ڈھونگ انگریز پر کیا ہوا ہے

(۲) ختم نبوت کے بعد نبوت کا دعوے کرنے والا قتل بھی کیا جائے تو تھوڑا ہے جو اس کے ساتھ ہوگا اس کا بھی وہی حال ہوگا۔ اعتراض کرنے والے کرتے ہیں۔ ظالمو! تمہاری زندگی میں کملی والے کی ذات پر حملہ کیا جائے۔ اور تم زندہ پھرو۔

(۳) انہوں نے مذہبی سوسائٹی بنائی ہوئی ہے۔ دراصل مذہب کی آڑ میں کمپنی ہے:۔

(۴) کراچی پر گولی چلی۔ بغداد کو شکست ہوئی محمود نے مبارک کا تار گورنمنٹ کو دیا۔ ترک مارے گئے ان کی عورتیں بیوہ ہوئیں۔ اس وقت بھی مبارک کا تار دیا:۔

(۵) انگریز نے ہمارے ایمانوں پر ڈاکے ڈالے۔ اور جہاد کی تعلیم کو کمزور کرنے کو یہ چوہے قادیانی پالے ہیں۔ اور تم میں چھوڑ دیئے ہیں۔

(۶) یہ مرزائی محمد کے باغی ہیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں اور آزادی کے دشمن ہیں۔

۴ مئی کی تقریر کے قابل اعتراض فقرے یہ ہیں۔

(۱) اسلام کہتا ہے کہ جو شخص نبوت کا دعوے کرتا ہے۔ وہ خطرہ میں ہے۔ اللہ کے بندے کی توہین کرتا ہے وہ واجب القتل ہے اس کو قتل کر دو۔ اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ وہ امن کا دشمن ہے۔

(۲) مولویو! قیامت کے دن پھانسی دیئے جاؤ گے۔ مرزائیت کو مٹانے کے لئے عرب اور چین کے مسلمان نہیں آئیں گے۔ تم نے ہی مل کر مٹانا ہے۔

(۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رحمت بن کر آیا ہوں۔ اور یہ زحمت بن کر آیا ہے۔

۱۳ جون کی تقریر کے قابل اعتراض حصے حسب ذیل ہیں۔

(۱) مرزائی کو تم کیا سمجھتے ہو۔ تمہاری غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ کہ مذہب غلامی کی تعلیم پھیلاتا ہے۔ مسلمانوں سکھوں اور ہندوؤں کو غلام بنانا چاہتا ہے۔ مرزائی کو فنا کرنا سکھ ہندو اور مسلمان کا فرض ہے۔

گواہ نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کملی والے سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں بدترین آدمی سے میرزا غلام احمد مراد ہے

اس کے بعد گواہ نے تقریر کے مختلف فقروں کی وضاحت کی۔ اور جلسوں اور جلوسوں کے اوقات کا تذکرہ کیا۔

وکیل سرکار کی طرف سے فیض الحسن کی زبان بندی کی درخواست پیش کی گئی۔ وکیل صفائی نے کہا۔ کہ زبان بندی اس کی مذہبی حیثیت کے پیش نظر درست نہیں۔ آلومہاری نے کہا اگر مجھے اس حق سے محروم ہونا ہے۔ تو میں اس آزادی پر جیل کو ترجیح دیتا ہوں۔ وکیل سرکار نے کہا۔ اس قسم کے فقرے استعمال نہ کریں۔ جو ابھی ابھی عدالت میں اس کی تقریروں کے اقتباسات کے طور پر پڑھے گئے ہیں:۔ (احسان)

ہری جنوں کی زندگی اور موت کا سوال

(از قلم مہاشہ بابو رام صاحب صفی گھمان ضلع گورداسپور)

اٹھو ورنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

بیداری کی ضرورت

موجودہ زمانہ جدوجہد کا ہے۔ ہر ایک قوم ترقی کرنا چاہتی ہے۔ اور کر رہی ہے مگر ہری جن ابھی خواب غفلت میں پڑے ہیں اور اٹھنے کا نام تک نہیں لیتے۔ شاعر نے شاید انہی کے لئے کہا تھا۔ ؎

کچھ ایسے سوئے ہیں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے

یہ صدیوں سے اس طرح ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کہ گویا یہ طبقہ انسانوں میں سے نہیں ہے۔ ذیل میں بندہ اپنے چند ناقص خیالات کے ذریعے اس قوم کو بیداری کی ضرورت بتانا چاہتا ہے اور اس کے بعد مناسب پروگرام پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔

ہری جنوں کے گروہ

پنجاب میں اس وقت ہری جنوں کے دو گروہ ہیں (۱) شدھ شدہ اور (۲) غیر شدھ شدہ ہری جن۔ شدھ شدہ ہری جنوں کے بھی دو گروہ ہیں (۱) وہ جو پڑھ لکھ کر آریہ سماج وغیرہ سوسائیٹیوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی مالی حالت اچھی ہے مگر تعداد قریباً ۵ فیصدی ہے (۲) وہ جو شدھ تو ہو گئے ہیں۔ مگر ان کے مالی ذرائع وہی ہیں۔ جو شدھ ہونے سے پیشتر تھے۔ یہ طبقہ نہایت غریب ہے۔ اسی وجہ سے اس نے بالکل ترقی نہیں کی ان کی تعداد اندازاً ۹۵ فی صدی ہے

غیر شدھ شدہ ہری جن بھی دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں (۱) آدھرمی۔ جن کے لئے گورنمنٹ نے پونہ پیکٹ کی رو سے پنجاب میں ۸ نشستیں ہندوؤں سے علیحدہ وقف کر دی ہیں۔ یہ امر ان کی ترقی میں مدد دے سکتا ہے۔ مگر مذہبی لحاظ سے یہ بغیر سپہ سالار کی فوج کے مانند ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ باقاعدہ کسی مذہب میں جو ان کو اچھا لگے۔ داخل ہو جائیں۔ اور دنیا کے علاوہ آخرت کا بھی خیال رکھیں۔ (۲) وہ گروہ جو ابھی آدھرم میں شامل نہیں ہوا۔ نہایت ذلت کی زندگی گذار رہا ہے۔ اس کی تعداد آدھرم کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ یہ لوگ چھوت چھات کے ہاتھوں بہت تنگ ہیں۔ مگر اپنی جہالت کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکتے۔

ہری جن اور مذہب

مذہبی طور پر شدھ شدہ ہری جن اچھے ہیں۔ کیونکہ وہ جن سوسائیٹیوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان کے مذہبی احکام بجا لاتے ہیں۔ اور آخرت میں اپنے اپنے خیال کے مطابق نجات کی امید رکھتے ہیں۔ مگر جو لوگ ابھی شدھ نہیں ہوئے۔ میرے خیال میں وہ مذہبی طور پر نقصان میں ہیں۔

ہری جن اور سیاست

سیاسی طور پر غیر شدھ شدہ ہری جن فائدہ میں ہیں۔ کیونکہ پونہ پیکٹ کی رو سے انہیں ملازمتوں کے حصول میں کوئی روک ٹوک پیش نہیں آئے گی۔ مگر شدھ شدہ ہری جنوں کی تعداد ہندوؤں میں شمار ہوتی ہے۔ اور ان کا حصہ بھی اونچی ذاتوں کے لوگ کھا رہے ہیں۔ یہ اس صورت میں ترقی کر سکتے ہیں جبکہ ہندو ان سے چھوت چھات نہ کریں۔ ان کو پبلک کنوؤں پر چڑھنے کی اجازت ہو۔ ان کے ہاتھ سے پکی ہوئی روٹی۔ مٹھائی دودھ۔ پانی وغیرہ کھا پی لیں۔ تاکہ یہ لوگ کہاروں کا کام کر سکیں۔ ہوٹل کھول کر مٹھائی اور دودھ کی دکانیں کھول کر۔ اور ہندوؤں کے برابر کھڑے ہو سکیں۔ مگر یہ کام کبھی نہیں ہو سکتا۔ خواہ آریہ سماج وغیرہ کتنا ہی پرچار کرے۔ معدودے چند آریہ لوگ ہری جنوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیز کھا پی بھی لیتے ہیں مگر یہ امر ہری جنوں کی مالی حالت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ جب تک عام ہندو چھوت چھات کو ترک نہیں کرتے۔ کیا وہ اب کریں گے

ایں خیال است و محال است و جنوں

پروگرام

ہری جنوں کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام موجب ترقی ہو سکتا ہے۔

(۱) جو ہندو ان سے چھوت چھات کریں اس کے ساتھ وہ بھی ویسی ہی چھوت چھات کریں۔ اس کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز نہ کھائیں۔ اپنی مٹھائی دودھ کی دکانیں۔ ہوٹل وغیرہ ہر ایک شہر اور قصبے میں کھولیں۔ میلوں پر ہری جنوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء کھائیں۔ تاکہ ان کا جو پیسہ ہندو کھاتے ہیں۔ وہ اپنی قوم کے لوگوں کے پاس رہے۔

(۲) ہمیشہ صاف کپڑے پہنیں۔ وہ غذا کھائیں۔ جو مہذب سوسائٹی کھاتی ہو۔ وہ پیشے اختیار کریں۔ جو ذلت آمیز نہ ہوں۔

(۳) تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(۴) ہری جن خواہ کسی بھی ذات کا ہو اس کے ساتھ کھانے پینے میں دریغ نہ کریں۔

(۵) شدھ شدہ ہری جن خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ وہ مالی طور پر کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ اپنی تعداد کے مطابق جداگانہ حقوق طلب نہ کریں گے مسلمانوں اور سکھوں کی تقلید کر کے گورنمنٹ سے جداگانہ حقوق طلب کرنے کا کام فوراً شروع کر دینا چاہیئے۔

(۶) اپنا ایک اخبار جاری کیا جائے خواہ وہ ماہواری کیوں نہ ہو۔ کیونکہ ہندو اخبارات ہری جنوں کے خیالات شائع نہیں کرتے۔ اگر ہری جن لیڈروں نے اس کام کی طرف توجہ کی۔ تو بندہ اس کام میں تن من دھن سے سعی کرے گا۔

(۷) آدھرم منڈل کا اخبار آدی ڈنکا اردو یا ہندی میں شائع ہو۔ تو یہ کام بھی یعنی رسالے کا کام آسانی سے ہو سکتا ہے

(۸) ڈاکٹر امبیدکر صاحب سکھ ہو جانے کی تلقین کر رہے ہیں۔ مگر عام سکھ بھی چھوت چھات کے ویسے ہی حامی ہیں۔ جیسے کہ ہندو۔ اس لئے سکھ ہو جانے کا خیال ترک کر دینا چاہیئے۔

(۱۰) جگہ جگہ ہری جن سبھائیں قائم کی جائیں۔ جو مندرجہ بالا پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔

ہر ایک اخبار سے جو ہری جنوں کا مددگار ہے۔ اس مضمون کے شائع کرنے کی گذارش ہے۔ ہری جنوں سے آخیر میں التماس ہے کہ ؎

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

میں مہاشہ قوم سے ہوں۔ جو ضلع گورداسپور کی ایک ہری جن قوم ہے۔ اور مذہباً آریہ ہے۔ آج سے ۴۲ سال پہلے ڈومنے کے نام سے مشہور تھی۔

وصیتیں

۶۰۴۶ ۔ منکہ مسماۃ احسان الٰہی زوجہ گیانی واحد حسین صاحب قوم راجپوت عمر سترہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰؍ ۸؍ ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میں اپنے حق مہر کی کل رقم مبلغ چارسو روپیہ کے جو کہ میرے خاوند مسمی گیانی واحد حسین مبلغ جماعت احمدیہ کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ⅓ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی جائداد یا زیور نہیں ہے۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد متروکہ ہو۔ تو میرے ورثاء پر فرض ہوگا۔ کہ وہ اس کا ⅓ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کریں۔ اور انجمن کو حق ہوگا۔ کہ میرے ورثاء سے میری متروکہ وصیت کا حصہ وصول کرے۔
(نوٹ) انجمن کو اختیار ہے۔ کہ وہ میرے خاوند مسمی گیانی واحد حسین صاحب مبلغ جماعت احمدیہ سے میرے حق مہر مبلغ چارسو روپیہ کی رقم میں سے مبلغ ۱۳۳ روپے جو کل رقم کا ⅓ ہوتا ہے یکمشت یا باقساط جس طرح چاہے جب چاہے وصول کرے۔ مورخہ ۲۰؍ اگست ۱۹۳۶ء
محررہ و گواہ فضل الدین اوورسیر ایم۔ ای ایس رزمک وزیرستان حال رخصتی قادیان بقلم خود
العبد مسماۃ احسان الٰہی
گواہ شد۔ عطاء اللہ جان بقلم خود برادر موصیہ
گواہ شد۔ حمید اللہ خان عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول چونیاں حال قادیان
میں تصدیق کرتا ہوں مندرجہ بالا رقم باقساط انشاء اللہ ادا کردوں گا۔
گیانی واحد حسین

۴۰۳۵ ۔ منکہ فیض احمد ولد چودھری غلام محمد صاحب قوم جٹ گوت جہار پیشہ زراعت و ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوہلا مہاراں ڈاکخانہ چندر کے جتاں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷؍ ستمبر ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۲۰ روپے تنخواہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط
المرقوم ۷؍ ستمبر ۱۹۳۳ء
العبد فیض احمد موصی بقلم خود انسپکٹر بیت المال قادیان۔ گواہ شد۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ محمد عبد اللہ ولد چودھری غلام احمد نمبردار سکنہ مگولے ڈاکخانہ چندر کے جتاں ضلع سیالکوٹ۔

۳۸۰۱ ۔ منکہ راج بیگم المعروف منظور الٰہی زوجہ بابو فضل دین صاحب سب اوورسیر موصی قوم کمبو پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن موضع حمنیرہ ڈاکخانہ مبیٹھہ تحصیل و ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے زیور طلائی مالیتی ۱۶۵ روپیہ اور میرا حق مہر ۳۲۵ کل میزان ۴۹۰ روپے بنتی ہے اور میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ میرے گزارہ کا کفیل میرا خاوند ہے۔ میں مبلغ ۴۹۰ روپے کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرکے مبلغ ۱۶۳ روپے باقساط اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے کرونگی۔ جو رقم کہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے کرونگی۔ اس کی رسید لوں گی جو بروئے اس رسید حاصل کردہ کے اصل رقم میں سے منہا تصور ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائداد علاوہ ازیں ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی ⅓ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط بقلم فضلدین موصی خاوند موصیہ۔
العبد راج بیگم المعروف منظور الٰہی بقلم خود م

۲ گواہ شد فضل دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید محمد علی شاہ انسپکٹر علاقہ۔ گواہ شد سید علی محمد بقلم خود واچ میکر جالندھر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جبوتی ۱۸ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حبشی جرنیل راس عمرو کی فوجوں نے ادیس ابابا کے جنوب میں پہاڑیوں پر توپیں اور مشین گنیں نصب کر دی ہیں۔

ہرار ۱۸ اگست۔ ہرار کے نواح میں حبشی قبائل کی فوج نے اطالوی چوکیوں پر زبردست حملہ کیا۔ بارہ گھنٹے تک خونریز جنگ کے بعد حبشی پسپا ہو گئے۔ اس لڑائی میں اطالویوں کا بھاری نقصان جان و مال ہوا۔ تین روز سے بارشیں شروع ہیں ندی نالوں میں طغیانی آگئی ہے۔ حبشیوں نے تمام محفوظ مقامات پر چھاؤنیاں قائم کر لی ہیں۔ ہرار کے نواح میں پرواز کرنے والے اطالوی بمبار طیاروں پر فیر کئے گئے تین طیارے ناکارہ ہو کر زمین پر گر پڑے۔

کلکتہ ۱۸ اگست۔ بنگال کی صوبائی کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ نے ایک اجلاس منعقد کر کے فیصلہ کیا ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی کھلم کھلا مخالفت کی جائے۔

لاہور ۱۸ اگست۔ خان بہادر ملک محمد دین صدر بلدیہ لاہور کو حکومت کی طرف سے گزشتہ سال محرم کے موقع پر روشنی کے بل کی ادائیگی کے سلسلہ میں نوٹس ملا ہے کہ وہ جواب دیں۔ کہ اس بل کا جو روپیہ ادا ہوا ہے۔ وہ زیر دفعہ ۹۰ میونسپل ایڈمنسٹریشن ایکٹ کیوں نہ صدر سے وصول کیا جائے اس کے علاوہ چند دیگر ممبران سے بھی جواب طلب ہوا ہے۔

لاہور ۱۸ اگست۔ پنجاب پولیس کا ایک خاص عملہ پیپلز بنک اور ناردرن انڈیا لمیٹڈ کے معاملات کی تفتیش میں مصروف ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس تفتیش کے نتیجہ پر خیانت مجرمانہ کے الزام میں چند اور مقدمات دائر کئے جائیں گے۔

ادیس ابابا ۱۸ اگست۔ اطالوی حکومت نے شاہ حبشہ کی ذاتی جائداد کو اطالوی آباد کاروں کے لئے ضبط کر لیا ہے اور اعلان کیا گیا ہے کہ ماہ اکتوبر میں سب سے پہلے انکی زمین میں زراعتی نوآبادیاں قائم کی جائیں گی۔

لنڈن ۱۸ اگست۔ نحاس پاشا وزیر اعظم مصر اور مصری مندوبین کا ایک وفد سکندریہ سے عازم لنڈن ہو گیا ہے تاکہ انگلستان اور مصر کے معاہدہ پر دستخط ثبت کرے۔

قاہرہ ۱۸ اگست۔ حکومت مصر ایک ایسے ایکٹ کی دفعات پر غور کر رہی ہے۔ جس کے مطابق اغوا کرنے یا اغوا میں امداد دینے کا ارتکاب کرنے والوں کو ایک سال سے پانچ سال تک قید بامشقت اور پچاس تازیانوں کی سزا دی جائے گی۔

لاہور ۱۸ اگست۔ خان بہادر ملک زمان مہدی خان سابق فارن و ہوم منسٹر ریاست مالیر کوٹلہ کی جگہ خان بہادر شیخ عبد العزیز ریٹائرڈ ڈی آئی جی پولیس پنجاب وہاں کے فارن و ہوم منسٹر مقرر ہوئے ہیں۔

بمبئی (بذریعہ ڈاک) اطالیہ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ جرمنی اور دیگر ممالک کی طرف سے تانبے کی خرید کی رفتار دیکھ کر امریکہ نے ماہ جولائی میں صرف ایک دن میں ایک لاکھ ٹن تانبا خریدا۔

لنڈن ۱۸ اگست۔ انگلستان اور ہندوستان کے مابین تیسرے ٹیسٹ میچ میں انگلستان جیت گیا۔ انگلستان کی ٹیم نے پہلی اننگ میں آٹھ وکٹوں پر ۵۷۱ سکور کیا۔ اس کے بعد اس نے ہندوستانیوں کو کھیلنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ہندوستانی کرکٹ ٹیم نے پہلی اننگ میں ۲۲۲ سکور کیا۔ اس کے بعد پھر ہندوستانی ٹیم کو دوسری اننگ کھیلنے کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ اس نے دوسری اننگ میں ۳۱۲ سکور کیا۔ نیڈو نے سب سے زیادہ یعنی ۸۱ رنز کیں۔ گویا ہندوستانی ٹیم نے دو اننگز میں ۵۳۴ رنز کیں۔ مخالف ٹیم نے ایک وکٹ پر ۶۴ رنز اور کریں اس طرح ہندوستانی ٹیم کو ۹ وکٹوں پر شکست ہوئی۔

ہوشیارپور ۱۸ اگست۔ ہیلتھ آفیسر میونسپل کمیٹی ہوشیارپور کو اطلاع دی گئی ہے۔ کہ شہر میں ہیضہ کے واقعات ہو رہے ہیں۔

بیت المقدس ۱۸ اگست۔ جافہ کے باشندوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آج صبح ۸ بجے سے لے کر کل پانچ بجے تک گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ اس حکم کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ گزشتہ شب دو یہودی نرسوں کو کسی نے گولی سے ہلاک کر دیا تھا۔

کانگڑہ ۱۸ اگست۔ کثرت باران کے باعث پالم پور وادی میں ریلوے لائن اور دوسری سڑکیں متعدد مقامات پر ٹوٹ گئی ہیں۔

لاہور ۱۸ اگست۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی صدارت کے سلسلہ میں مسلم ارکان کی اکثریت کوشاں ہے۔ کہ راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام کو صدر منتخب کیا جائے۔ اس کے برعکس ہندو اور سکھ ارکان خان بہادر ملک محمد دین صدر بلدیہ لاہور کو اس عہدے کے لئے بطور امیدوار کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کی اس شرارت کے دو مقصد ہیں ایک یہ کہ فرقہ وارانہ امور کو پیش کر کے مسلمانوں میں تفرقہ ڈال دیا جائے۔ دوسرا یہ کہ یونینسٹ پارٹی کو بدنام کیا جائے۔

لزبن ۱۸ اگست۔ باغی جرنیل مولا نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ میڈرڈ حربی عمل سے ہتھیار ڈالے گا۔ یا قحط سے مجبور ہو کر۔ میرا خیال ہے کہ اس کی مدافعت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکے گی۔

پیرس ۱۸ اگست۔ ایک بحری برقیہ مظہر ہے کہ اشک آور گیس پہلی مرتبہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں اس وقت استعمال کی گئی۔ جبکہ سرکاری توپ خانہ نے باغیوں کی چوکیوں پر بمباری کرتے ہوئے اس گیس کا استعمال کیا۔ ایک جرمنی جہاز کے سینکڑوں مسافروں نے فرانسیسی اخبار کے نمائندہ کو یہ نہایت دردانگیز داستان سنائی۔ کہ بلباؤ کے نزدیک پرتگالیٹ کے مقام پر باغیوں نے مکانوں کو آگ لگا دی جس سے ۳۰۰ پناہ گزین اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اور سینکڑوں مجروح ہوئے۔

لنڈن ۱۸ اگست۔ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم کی رسم تاجپوشی کے روز جو ۱۲ مئی ۱۹۳۷ء کو ہو گی۔ ایک بہت لمبا شاہی جلوس نکالا جائے گا۔ اور وہ اپنی نوعیت کا شاید سب سے زیادہ لمبا جلوس ہو گا۔ اور لنڈن کے بازاروں میں سوا چھ میل کا چکر لگائے گا۔ گویا شاہ جارج کے جلوس تاجپوشی سے دوگنا لمبا ہو گا۔

امرتسر ۱۸ اگست۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۱ آنے۔ نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱ آنہ ۶ پائی اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۴ آنے ہے۔

ماسکو ۱۸ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مانچوکو کی سرحد پر جنگ کے تمام سامان مکمل ہو چکے ہیں۔ جاپانی حکام کو الٹی میٹم دے دیا گیا ہے۔ کہ جاپانی افواج کو سرحدات سے واپس ہٹا لیا جائے۔ اور تمام چوکیاں خالی کر دی جائیں۔ ورنہ روسی افواج ان پر لشکر کشی کر دیں گی۔

بمبئی ۱۸ اگست۔ آج کل آل انڈیا کانگرس پارلیمنٹری بورڈ اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں ہو رہا ہے۔ ہندو اخبارات کا بیان ہے کہ فرقہ وار فیصلہ کے متعلق کانگرس اور نیشنلسٹ پارٹی میں سمجھوتہ کا امکان ہے۔

نتھیا گلی ۱۸ اگست۔ ہزارہ کے قبائلی علاقہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سرحد آزاد کے علاقہ میں ایک چچا اور بھتیجے میں دو روز تک ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ جس میں متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔ لڑائی ایک گرے ہوئے درخت پر ہوئی۔

مدراس ۱۸ اگست۔ صوبہ مدراس کے بلدیات نے سبھاش بوس کو نظر بند کرنے کے متعلق حکومت کے رویہ کی مذمت میں جو رزولیوشن پاس کئے تھے حکومت مدراس نے ان تمام رزولیوشن کو منسوخ کر دیا ہے اور رائے ظاہر کی ہے کہ بلدیات کو حکومت کی عام پالیسی سے جو ان کے دائرہ اختیارات سے باہر ہے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہیے۔

پٹنہ ۱۸ اگست۔ آج صبح ساڑھے پانچ بجے یہاں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ مگر کسی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

... قادیان ... ملک ... ضیاء الاسلام پریس قادیان ... میں چھپا ... اور قادیان ... سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی